نوحہ

خون سے ترکب ایک تنہا شہ کی پیشانی ہوئی
پنجتن کی آج گویا رن میں قربانی ہوئی

دو پہر میں سب عزیز و اقربا مارے گئے
یوں حسین ابن علی کی خانہ ویرانی ہوئی

جب گیا دنیا سے سوئے خلد مہمانِ حسین
خوب حورانِ جناں میں حر کی مہمانی ہوئی

ہو چکا تاراج جب دنیا میں باغِ مصطفےٰ
تب یزید روسیہ کو بھی پشیمانی ہوئی

ظلم سے شمرِ بدایماں کے رہ کوفہ میں آہ
عابدِ مضطر کی زخمی پشت نورانی ہوئی

روز پردے میں شفق کے چرخ روتا ہے لہو
کربلا میں جب سے ششماہے کی قربانی ہوئی

اکبر و عباس و قاسم بھی ہوئے رن میں شہید
اور رنگیں خون سے شہ کی بھی پیشانی ہوئی

اشقیا کے اسپ تک پیتے رہے دریا سے آب
اور برائے شاہ بحر و بر نگہبانی ہوئی

جس کے دروازہ پہ رہتا تھا ملائک کا ہجوم
ہائے کیا بعد نبی اُس گھر کی ویرانی ہوئی

پنجتن کا خاتمہ شمر لعیں نے کر دیا
عصر کو سجدہ میں خم جب شہ کی پیشانی ہوئی

جب کنارے نہر کے شانے کٹے عباس کے
ہاتھ موجوں نے ملے، دریا میں طغیانی ہوئی

آفتاب آیا گہن میں ہو گئی دنیا سیاہ
گُل حیات شاہ کی جب شمع نورانی ہوئی

مضطرب اے فکرؔ کیوں ہو جاؤ گے کرب و بلا
ہے اگر قسمت میں اور تائیدِ ربّانی ہوئی